84140 ـ لواطت کروانے والے کو قتل کرنے کی حکمت

سوال

لواطت کرنے والے کی طرح لواطت کروانے والے شخص کو قتل کیوں کیا جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم جسے قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1456) سنن ابو داود حدیث نمبر (4462) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2561) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور صحابہ کرام کا لوطی عمل کرنے والے کو قتل کرنے پر اجماع ہے، لیکن اسے قتل کرنے کے طریقہ میں اختلاف کیا ہے.

ان میں سے بعض صحابہ کرام تو اسے جلا کر قتل کرنے کے قائل ہیں مثلا ابو ہریرہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما، اور ان میں سے بعض کی رائے ہے کہ اسے اونچی جگہ سے گرا کر اس پر پتھر برسائے جائیں مثلا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی رائے یہی ہے.

اور بعض صحابہ کرام اسے پتھروں سے رجم کرنے کے قائل ہیں حتی کہ وہ ہلاک ہو جائے، یہ بھی ابن عباس اور علی رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 58).

اور رہا مسئلہ جس شخص کے ساتھ لواطت کا فعل کیا جائے اس کو سزا دینے کی حکمت یہ ہے کہ وہ بھی معصیت و گناہ میں شریک ہے، کیونکہ یہ معصیت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں دو فریق شریک نہ ہوں، تو عدل یہی تھا کہ ان دونوں پر حد لاگو کی جاتی اور زنا کا ارتکاب بھی اس جیسا ہی ہے، کہ اس میں بھی مرد اور عورت دونوں پر حد قائم کی جاتی ہے، پھر اس سے جو عظیم فساد ہوا ہے، اور اس کے وجود کی بنا پر جو جو بڑی خرابی

پیدا ہوئی ہے اس بنا پر اس کے زندہ رہنے میں کوئی خیر نہیں.

مطالب اولی النھی میں درج ہے کہ:

" اور اگرچہ زنا اور لواطت فحاشی میں مشترک ہیں، اور ہر ایک میں فساد و خرابی ہے جو اللہ تعالی کے خلق و امر کے منافی ہے، چنانچہ لواطت میں تو وہ خرابیاں اور فساد ہے جسے شمار نہیں کیا جاسکتا اور اس کا کوئی حصر نہیں، جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہے اس کے ساتھ یہ فعل کرنے سے اسے قتل کرنا بہتر ہے، اس لیے کہ اس نے ایسا فساد کیا ہے جس سے اصلاح کی کبھی کوئی امید نہیں کی جا سکتی، اور اس کی ساری خیر و بھلائی چلی گئی ہے، اور اس کے چہرے سے حیاء کا پانی زمین نے چوس لیا ہے، تو اس کے بعد نہ تو وہ اللہ تعالی سے حیاء کرتا ہے، اور نہ ہی اس کی مخلوق سے شرماتا ہے، اور اس کے دل اور روح میں فاعل کا نطفہ وہی عمل کرتا ہے جو زہر کسی کے بدن میں کرتا ہے.

اور وہ اس قابل ہو چکا ہے کہ اسے خیر و بھلائی کی توفیق ہی نہ دی جائے، اور اس کے مابین پردہ حائل کر دیا جائے، اور جب بھی وہ کوئی خیر و بھلائی کا عمل کرتا ہے تو بطور سزا اس کے مقدر میں وہ کچھ کر دیا جاتا ہے جو اسے تباہ و فاسد کر کے رکھ دیتا ہے؛ اور آپ کو بہت ہی کم نظر آئیگا کہ جو چھوٹی عمر میں ایسا ہوتا ہے تو وہ بڑا ہو کر اس سے بھی بڑھ کر شریر بن جاتا ہے، اور اسے غالبا نہ تو علم نافع کی توفیق ہوتی ہے، اور نہ ہی کسی عمل صالح اور سچی توبہ کی، جب یہ مقرر شدہ ہے تو پھر لواطت کا عمل سب سے برا ہوا، اور دنیا و آخرت میں اس کی سزا بھی سب سے بڑی اور عظیم ہوئی.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اسے قتل کرنے پر متفق ہیں، اور ان میں سے کوئی بھی دو صحابی مختلف نہیں، بلکہ صرف اسے قتل کرنے کے طریقہ میں ان کے اقوال مختلف ہیں، جسے بعض لوگ اسے قتل کرنے میں اختلاف خیال کرتے ہیں، تو اس نے اسے ایسا مسئلہ بیان کیا ہے کہ اس میں صحابہ کرام کا نزاع تھا، حالانکہ یہ مسئلہ تو صحابہ کرام کے مابین مسئلہ اجماع ہے، نہ کہ مسئلہ نزاع " انتہی مختصرا.

دیکھیں: مطالب اولی النھی (6 / 174).

اور اس کلام کی اصل ابن قیم کی ہے جو انہوں نے اپنی کتاب " الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافي " بیان کی ہے.

لیکن اگر جس کے ساتھ لواطت کا عمل کیا گیا ہے وہ مجبور و مکرہ ہو یعنی اس پر زبردستی کی گئی ہو تو اس پر کوئی سزا نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے بھول چوک اور جس پر انہیں مجبور اور زبردستی کی گئی ہو وہ معاف

کر دیا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2045) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (38622) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .